عصری تعلیمی اداروں سے متعلق شرعی مسائل

ستائیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۶ تا ۸ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۵ تا ۲۷ نومبر ۲۰۱۷ء، حج ہاؤس، ممبئی

۱- اسلامی ماحول کے عصری تعلیمی اداروں کا قیام مسلمانوں کی ناگزیر ضرورت ہے جن پر ایک بہت بڑے طبقہ کے ایمان واسلام کی بقا بھی موقوف ہے، اس لئے جن علاقوں میں ایسے ادارے موجود نہ ہوں اُن علاقوں میں بقدر ضرورت اسلامی ماحول کے عصری تعلیمی اداروں کا قیام مسلمانوں کے ذمہ ضروری ہے۔

۲- (الف): عصری ادارے جو مسلمانوں کے زیر انتظام ہوں اُن کا نصابِ تعلیم علوم عصریہ کی ایسی مفید کتابوں پر مشتمل ہو جن سے مطلوبہ مقاصد بحسن وخوبی حاصل ہوں اور وہ دین واخلاق کے فساد کا سبب بھی نہ بنیں، نیز ہر درجہ میں طلباء کے معیار کے مطابق دینی علوم پر مشتمل ایسی کتابوں کو شاملِ نصاب کرنا لازم ہے، جس سے دین وایمان کے بنیادی تقاضے مثلاً: توحید ورسالت وآخرت، شرک وکفر، حلال وحرام، طہارت ونجاست، عبادت ومعاشرت کے ضروری احکام ومسائل سے، نیز سیرت نبویہ سے بھی واقفیت ہو سکے۔

ب: مخرب اخلاق جنسی تعلیم، دیومالائی کہانیاں، میوزک، ڈانس وغیرہ پر مشتمل مضامین کو اپنے اختیار سے تعلیمی اداروں میں داخل کرنے کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں۔

ج: اگر کسی قانونی مجبوری کی بنا پر خلاف شرع مضامین پر مشتمل نصاب کو داخل کرنا پڑ جائے تو حتی الامکان تربیت یافتہ اساتذہ ومعلمین اور دینی واخلاقی مضامین کے ذریعہ اُن کے نقصانات کے ازالہ کی کوشش بھی لازم ہوگی۔

۳- مالی وسائل کی کمی یا مسلم انتظامیہ کے تحت چلنے والے اسکول وکالجز کی عدم موجودگی یا کسی اور مجبوری کی بنا پر اگر بچوں کو ایسے اسکولوں میں داخل کرنا پڑے جن کا نصابِ تعلیم غیر شرعی اور غیر اخلاقی مضامین پر مشتمل ہو تو بدرجہ مجبوری بچوں کو تعلیم کے لئے بھیجنے کی گنجائش تو ہوگی، لیکن اُن کے دین وایمان کے تحفظ کے لئے درج ذیل امور کا اہتمام کرنا بھی لازم اور ضروری ہے:

(الف) توحید ورسالت کی اہمیت، (ب) کفر وشرک اور بت پرستی کی قباحت ذہن نشیں کرنے کا مسلسل نظام بنایا جائے، (ج) بچوں کو خالی اوقات میں دینی مراکز ومکاتب سے بھی مربوط کیا جائے، (د) خود والدین، اقرباء اور پورے گھر کا ماحول اسلامی بنانے کی فکر وسعی کی جائے، (ہ) ساتھ ہی اسلامی ماحول کے عصری اداروں، نیز بچوں کے ذہن وسمجھ کے مطابق دین اسلام سے متعلق مفید وموثر رسائل ومیگزین پڑھنے کے لئے فراہم کی جائیں۔

۴- (الف): اسلام بے حیائی وفحاشی کے تمام دروازوں کو بند کرنا چاہتا ہے، اس لئے اجنبی مرد وعورت کے درمیان آزادانہ میل جول کو ناجائز قرار دیتا ہے، خواہ یہ عبادت گاہوں میں ہو یا تعلیم گاہوں میں، یا کھیل کود اور تفریح کے میدانوں میں، اس لئے قریب

البلوغ بچے اور بچیوں کے لئے علاحدہ تعلیمی نظام قائم کرنا لازم ہے، کسی مسلم انتظام کار کے لئے از خود اپنے کالج اور اداروں میں مخلوط تعلیمی نظام کو فروغ دینا شرعاً جائز نہیں۔

ب: علاحدہ نظام تعلیم کی سب سے محفوظ اور بہتر شکل یہ ہے کہ دونوں کی بلڈنگیں، دونوں کے کلاس روم میں داخل ہونے اور نکلنے کے راستے اور قضائے حاجت کے مقامات بھی بالکل علاحدہ علاحدہ ہوں، اور اگر اس میں مشکلات و دشواریاں ہوں تو ایک ہی بلڈنگ اور کلاس روم میں طلبہ وطالبات کی نشست گاہوں کے درمیان مستقل آڑ قائم کر کے تعلیمی نظام کی گنجائش ہے۔

ج: مالی وسائل کی قلت یا قانونی مجبوری کی صورت میں اگر مذکورہ بالا صورتوں اور شکلوں کو اختیار کرنا ممکن نہ ہو تو طلبہ وطالبات کی نشست گاہوں کو الگ الگ قائم کرنے کی بدرجہ مجبوری گنجائش ہے؛ بشرطیکہ درج ذیل امور کا اہتمام کیا جائے:

(۱) اُن کی نشست گاہوں کے درمیان دوری اس قدر رہو کہ بآسانی اختلاط نہ ہو سکے۔

(۲) لڑکیاں پورے ساتر لباس کے ساتھ ہوں اور حجاب میں ہوں۔

۵- شریعت اسلامیہ نے دروغ گوئی اور کذب بیانی کو حرام قرار دیا ہے، خواہ یہ دروغ گوئی خلاف حقیقت حلف نامہ یا جعلی سرٹیفکٹ کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو، اس کی تمام صورتیں شرعاً منع ہیں، اس لئے عمر سے متعلق جھوٹا حلف نامہ تیار کرنا درست نہیں ہے۔

۶- (الف): اسکول کی ڈریس (یونیفارم) میں درج ذیل باتوں کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) ستر پوش ہو، (۲) باریک وچست نہ ہو، (۳) طلبہ وطالبات کا لباس ایک دوسرے کے مشابہ نہ ہو، (۴) دوسری قوموں کا مذہبی شعار نہ ہو۔

ب: اگر اسکول کی انتظامیہ نے غیر شرعی یونیفارم کو لازم قرار دے رکھا ہو اور اس کے بغیر کالجوں واسکولوں میں داخلہ ممکن نہ ہو اور اس نظام کو بدلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو نیز کوئی متبادل اسکول بھی موجود نہ ہو تو بدرجہ مجبوری ایسے اسکولوں میں داخلہ لینے کی گنجائش ہے؛ البتہ غیر ساتر یونیفارم اور مخلوط نظام تعلیم کی صورت میں لڑکیوں کو ایسی تعلیم گاہوں میں داخل کرنا جائز نہ ہوگا۔

۷- تعلیم ایک اہم ترین خدمت ہے، لہذا اس کی فیس بقدر ضرورت ہی ہونی چاہئے، اس کو تجارت اور نفع خوری کا ذریعہ بنانا انتہائی قبیح وناپسندیدہ عمل ہے۔

۸- تعلیمی اداروں میں جب تک داخلہ باقی ہے اُس وقت تک اسکول انتظامیہ کا غیر حاضری کے ایام کی فیس وصول کرنا جائز ہے۔

۹- عصری اداروں میں تعلیم پانے والے بچے اگر شرعی اعتبار سے مستحقِ زکوۃ ہوں تو ان کو شرعی اصولوں کے مطابق اس حد تک زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے جس سے دوسرے مستحقین محروم نہ رہ جائیں۔

۱۰- اسلام توحید ورسالت کے باب میں انتہائی حساس ہے، کفر وشرک کے ادنی شائبہ والے کسی قول وعمل کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے مشرکانہ ترانے (وندے ماترم، گیتا کے اشلوک وغیرہ) کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں، نہ کسی مشرکانہ فعل کی کوئی اجازت ہے۔ اگر قانونی مجبوری ہو تو جلد از جلد اُس کا متبادل قائم کرنا اور قانونی چارہ جوئی کرنا بھی لازم ہے۔ انتظامیہ کی طرف سے مشرکانہ قول وفعل پر جبر کی صورت میں مسلمانوں کا ایسے اسکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کرانا جائز نہیں۔

۱۱- جنسیات کی مروجہ تعلیم فحاشی اور اخلاقی بگاڑ کا سبب ہونے کی بنا پر شرعاً جائز نہیں ہے؛ لیکن اگر حکومت کی طرف سے اس کی تعلیم کو لازم قرار دیا جائے تو بچوں کے معیار کے مطابق اسلامی احکام واقدار پر مشتمل کتابوں کو ترتیب دے کر اپنے نصاب کا حصہ بنانا چاہئے۔

۱۲- تفریحی وطبی سرگرمیوں کے نام پر طلبہ وطالبات کے درمیان اختلاط بھی شرعاً ناجائز ہے خواہ اختلاط کی جو بھی شکلیں ہوں؛ البتہ اختلاط کے بغیر ہر صنف کے لئے مناسب طبی وتفریحی سرگرمیوں کا علاحدہ علاحدہ نظم کیا جائے تو یہ جائز ہوگا، اسی طرح سے سنجیدہ مفید مکالمہ کا ہر صنف کے لئے الگ الگ پروگرام کرانا جائز ہوگا۔

۱۳- مجسمے اور تصاویر سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے، اگر کسی مفید تعلیمی مقصد سے ان کے استعمال کی ضرورت محسوس ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

۱۴- اسکول کے نصاب میں لڑکے لڑکیوں میں سے ہر صنف کے لئے مستقبل میں پیش آنے والی ضروریات کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

۱۵- جنسی شعور بیدار ہونے کے بعد جہاں تک ہو سکے ہر صنف کے لئے اُسی جنس کا معلم وٹیچر مقرر کرنا ضروری ہے۔ اگر ضرورت ومجبوری ہو تو شرعی حدود کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے جنس مخالف کا معلم واستاذ مقرر کرنے کی گنجائش ہے۔

۱۶- رشوت دینا شرعاً واخلاقاً بہت بڑا جرم ہے، نیز معاشرے کی بہت سی خرابیوں کا یقینی سبب ہے، اس لئے عام حالات میں شرعاً اس کی اجازت نہیں۔ اگر کسی خاص حالت میں اس کی مجبوری پیش آئے تو کسی قریبی مستند ماہر عالم سے شرعی حکم معلوم کر کے عمل کیا جائے۔

☆☆☆